سوال

(225) نقد خرید وفروخت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں کپڑے کا کاروبار کرتا ہوں ہمارا کاروبار خرید وفروخت میں نقد اور ادھار پر منحصر ہوتا ہے، اس سلسلہ میں چند ایک سوالات ہیں، جن کی وضاحت درکار ہے۔ آج بھی اس وضاحت کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے، اس بنا پر یہ سوالات مع جوابات پیش خدمت ہیں:

ہمارے پاس گاہک آیا، اس نے ہم سے ریٹ پوچھا اور نقد رقم کی ادائیگی پر ہم سے مال لیا اور چلا گیا۔ اس سودے بازی میں ہماری کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ نفع کمایا جائے اور گاہک کی کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ رعایت لی جائے، اس سلسلہ میں شرعی طور پر ہم کس شرح سے نفع لے سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام میں خرید وفروخت کے جائز ہونے کی چند ایک شرائط حسب ذیل ہیں:

1۔ فریقین باہمی رضامندی سے سودا کریں۔

2۔ فروخت کردہ اشیا اور ان کا معاوضہ مجہول نہ ہو۔

3۔ قابل فروخت چیز فروخت کنندہ کی ملکیت ہو اور وہ اسے خریدار کے حوالے کرنے پر قادر ہو۔

4۔ فروخت کردہ چیز میں کسی قسم کا کوئی عیب چھپا ہوا نہ ہو۔

5۔ کسی حرام چیز کی خرید وفروخت نہ ہو۔

6۔ کاروبار میں سودی لین دین بطور حیلہ جائز نہ قرار دیا گیا ہو۔

7۔ اس خرید وفروخت میں کسی فریق کو دھوکہ دینا مقصود نہ ہو۔

8۔ تجارتی لین دین میں حق رجوع کو برقرار رکھا گیا ہو۔

اگر مذکورہ بالا شرائط کسی خریدوفروخت میں پائی جاتی ہیں تو وہ جائز اور حلال ہے، لیکن اسلام میں کوئی شرح منافع مقرر نہیں ہے، البتہ کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جائے بلکہ ایک دوسرے کے لئے ہمدردی اور ایثار کے جذبات ہونے چاہییں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے 100% نفع کمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اسے برقرار رکھا بلکہ ان کے لیے خیر وبرکت کی دعا فرمائی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کو ایک دینار دیا تاکہ وہ آپ کے لئے ایک بکری خرید کر لائیں، اس نے منڈی سے ایک دینار کی دو بکریاں خریدیں، پھر ان میں سے ایک کو ایک دینار کے عوض فروخت کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نفع کا ایک دینار اور خرید کردہ بکری پیش کردی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے خیر وبرکت کی دعا کی۔ اس دعا کا یہ اثر تھا کہ اگر وہ مٹی بھی خرید لیتے تو اس سے بھی نفع کماتے۔ [صحیح بخاری، المناقب: ۳۶۴۲]

اسی طرح حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار دیا تاکہ وہ اس سے قربانی کا جانور خرید لائے، انہوں نے ایک بکری ایک دینار کے عوض خریدی، راستہ میں انہیں گاہک ملا اسے وہ دو دینار کے عوض فروخت کر دی، وہ دوبارہ منڈی گئے وہاں سے ایک دینار کے عوض ایک اور بکری خریدی اور حاصل کردہ نفع اور خرید کردہ بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاصل کردہ نفع ایک دینار بھی صدقہ کر دینے کا حکم فرمایا۔ [ابوداؤد، البیوع: ۳۳۸۶]

ان روایات سے معلوم ہوا کہ شرح منافع کا شریعت نے کوئی تعین نہیں کیا ہے، فریقین باہمی رضامندی سے خریدوفروخت کرنے کے مجاز ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 250